غنیۃالقاری شرح صحیح البخاری میں موجود روایات ادب (عادات حسنہ) کا تجزیاتی مطالعہ

An Analitical Study of Adab (Good Manners) Traditions in Ghuniatul Qari Sharah Sahih Albukhari

محمد کفایت اللہ*

ڈاکٹر ظفر حسین**

Abstract

This article explores the concepts of 'adab' (good manners) and 'akhlaq' (moral excellence) in the context of Islamic teachings. It discusses how having polite behavior and a good moral compass are closely connected and play a crucial role in shaping an individual's character. The summary examines how these principles impact personal growth, create a harmonious society, and contribute to building a culture of kindness and honesty. The goal is to show how adab and akhlaq have a significant influence on both individual and community well-being. It is an important need of the time that we should make ethics a part of our lives in the context of the Book "Ghniatul Qari sharah sahih bukhari".

Keywords: Ghniatul Qari sharah sahih bukhari, Al Adab (Good Manners)

* Phd scholar,Islamia college university,Peshawar

** Assistant Professor, Department of Islamic theology, Islamia college university, Peshawar.

ادب کا لغوی مفہوم:

الادب فی اللغة حسن الاخلاق وفعل المكارم۔[1]

ادب لغت میں بہترین اخلاق اور پسندیدہ افعال کا نام ہے۔

ادبته ادبا من باب ضرب يضرب يعنى علمته رياضة النفس ومحاسن الاخلاق۔2

عربی محاورہ میں ادبته ادبا **باب ضرب یضرب سے استعمال ہوتا ہے یعنی میں نے اسے مکارم اخلاق اور ریاضت نفس کا تعلیم دیا۔**

ادب کا لغوی معنی سلیقہ، تہذیب، شائستگی اور اچھا طریقہ ہے۔[3]

ادب کا اصطلاحی مفہوم:

شیخ عبدالخالق رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

و هو استعمال ما يحمد من القول و الفعل [4] و قيل كل رياضة محمودة يتخرج بها الانسان في فضيلة من الفضائل[5] ،و قيل: الأخذ بمكارم الأخلاق، و قيل الوقوف مع المستحسنات, وقيل: تعظيم من فوقك و الرفق بمن دونك[6]. فالأدب جنس و له أنواع متعددة وضع البخاري لها أبوابا متفرقة -[7]

کسی قول یا فعل کا استعمال جسے اچھا جانا جاتا ہو اور کہا گیا ہے کہ ہر عبادت محمودہ جس کے ذریعے انسان فضائل میں سے کسی فضیلت میں داخل ہوتا ہو اور کہا گیا ہے کہ مکارم اخلاق کو اختیار کرنا اور کہا گیا ہے کہ بہترین کاموں پر قائم رہنا اور کہا گیا ہے کہ بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر شفقت کو کہتے ہے۔ پس ادب جنس ہے اور اس کے متعدد اقسام ہیں۔ بخاری نے اس کے لیے متفرق ابواب رکھے ہیں۔

ادب کا دائرہ کار:

اسی رو سے ادب اور مکارم اخلاق کا دائرہ موت تک کے اقوال وافعال پر حاوی ہے۔ کوئی ایسا شعبہ اسلام میں نہیں جو ادب اور اخلاق کے اصول سے عاری ہو۔ اس باب میں اخلاق حسنہ کے مختلف پہلوؤں کا ذکر ہے، اس کا تعلق زندگی کے کسی بھی شعبے سے ہو چاہے افعال ہوں، اقوال ہوں یا دونوں ہوں جس سے حسن دنیوی کا حصول ہو اور ثواب اخروی کے ثمرات بھی ہوں۔ والدین سے حسن سلوک ہو، صلہ رحمی، پڑوسی سے حسن سلوک، حسن شفاعت، کلمات محبت کا اظہار، اچھے القابات اور مزاح کے ساتھ ان کلمات کا اظہار بھی ہے جس سے مقصود دل ازاری یا بد دعا نہ ہو بلکہ محاورے میں مہربانی اور تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہو وغیرہ، ادب کہلاتا ہے۔

اخلاق حسنہ کے ساتھ اخلاق سیئہ کا ذکر بھی کیا گیا ہے مثلاً والدین کی نافرمانی، قطع رحمی، سب و شتم سے منع ہونا، عیب بیانی، عدم حیا اور مہمان کے سامنے ایسا اظہار کرنا کہ وہ سمجھے کہ میزبان میرے آنے پر پریشان ہے وغیرہ، سے بچنا بھی ادب کہلاتا ہے۔

ادب میں سے چند امثلہ

والدین سے حسن سلوک:

امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب الادب کے باب اول میں آیت" وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا"[8] بطور دعوی ذکر کیا ہے اور اس کے بعد والی احادیث کو دلیل کے طور پر پیش کئے ہیں کہ والدین غیر مسلم ہونے کی صورت میں بھی حسن سلوک کے مستحق ہیں۔ اس آیت کی شرح میں شارح بخاری شیخ عبدالخالق رحمہ اللہ شان نزول کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

روی عن سعد بن أبي وقاص قال ان هذه الاية نزلت فيّ خاصة: كنت رجلا برا بأمي فلما أسلمت قالت يا سعد ما هذا الذي أحدثت لتدعن دينك هذا أو لا أكل و لا أشرب و لا يقلني سقف حتى أموت فتُعيَّر فيّ فيقال يا قاتل أمه فقلت لا تفعلي يا أماه فإني لا أترك ديني هذا، فمكثت يوما و ليلة لا تأكل فلما أصبحت جهدت و مكثت يوما آخر و

ليلة كذلك فلما رأيت ذلك منها قلت تعلمين و الله يا أماه لو كانت لك مائة نفس فخرجت نفسا نفسا ما تركت ديني هذا فكلي إن شئت أو لا تاكلي فلما رأت ذلك أكلت، فنزلت هذه الآية و أمره صلى الله عليه وسلم أن يرضيها و يحسن إليها و لا يطيعها في الشرك،و أم سعد اسمها حمنة9 و استنبط من الآية الأمر بطاعة الأبوين و لو كانا كافرين الا إذا أمرا بالشرك فليس لهما طاعة فيه اذ لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق. [10]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ ایت خاص طور میرے متعلق نازل ہوئی؛میں ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا شخص تھاجب میں نے اسلام قبول کیاوہ کہنے لگی اے سعد! یہ تونے کیانیاکام کیاتم ضرور یہ دین چھوڑوگے یامیں کھاناپیناور چھت کے نیچے سایہ چھوڑوگی حتی کہ میں مرجاؤں توتجھے میری وجہ سے عاردلایا جائے گااور تجھے کہاجائے گااے ماں کے قاتل! پس میں نے کہااے امی ایسانہ کرمیں ہر گزیہ دین نہیں چھوڑوں گااس نے ایک دن اور رات کھانا نہیں کھایاجب پھر صبح ہوئی وہ مشقت کے ساتھ دوسری دن رات اسی طرح رہی جب میں نے ان سے یہ محسوس کیامیں نے کہااے امی اللہ کی قسم اگر تمھیں سو روح مل جائیں اور وہ ایک ایک نکل جائے میں یہ دین نہیں چھوڑوں گا.اب تیری مرضی اگر کھاتی ہو یانہیں کھاتی جب اسی نے یہ دیکھاتو کھانا کھانے لگی،تو یہ آیت نازل ہوئی اور رسول اللہ نے اسے حکم دیاکہ اس کو راضی کرے اور اس کے ساتھ حسن سلوک کرے اور شرک میں اس کی اطاعت نہ کرے۔ام سعد کانام حمنہ ہے۔اس ایت سے مستنبط کیاگیاہے کہ والدین کی طاعت کی جائے اگرچہ وہ کافر ہو لیکن اگر کفر کا حکم دیں تواس میں ان کی طاعت نہیں کی جائے گی کیوں کہ اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔

غیر مسلم والدہ سے حسن سلوک:

کافر والدین کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا یہ ارشاد بعنوان باب صلة المرأة أمها و لها زوج موجود ہے:

عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَ: قَدِمَتْ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ أَبِيهَا، فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ؟ أَفَأَصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ۔[11]

ترجمہ: اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میری والدہ مشرکہ تھیں، وہ قریش کے ساتھ نبی ﷺ کے صلح کے زمانہ میں اپنے والد کے ساتھ (مدینہ منورہ) آئیں۔ میں نے نبی ﷺ سے ان کے متعلق پوچھا کہ میری والدہ آئی ہیں اور وہ اسلام سے اعراض کرنے والی ہیں کیا میں ان سے صلہ رحمی (حسن سلوک) کر سکتی ہوں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی (حسن سلوک) کرو۔

شرح حدیث میں شارح بخاری عبد الخالق باجوڑی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ضمير لها إما راجع إلى المرأة أو إلى أمها فالمعنى والحال أن للمرأة أو لأمها زوج .
(في عهد قريش و مدتهم) : التي عينوها للصلح و ترك المقاتلة و هي مدة صلح الحديبية.(مع أبيها): و في رواية مع ابنها قال الكرماني[12] ان كان الضمير في ولها راجعا إلى المرأة فالمطابقة ظاهرة إذ أسماء[13] زوجة للزبير[14] وقت قدومها و إن كان راجعا إلى الأم فذلك باعتبار أن يراد بلفظ أبيها زوج أم أسماء و مثل هذا المجاز سائغ و كونه كالأب لأسماء انتهى .[15]

باب صلة المرأة أمها و لها زوج: لها کا ضمیر المراۃ کو راجع ہے یا امہا کی طرف راجع ہے پس معنی یہ ہے کہ حال یہ کہ اس عورت یا اس کی ماں کا شوہر ہو۔

فی عهدقريش ومدتهم: وہ زمانہ جو انہوں نے صلح اور ترک قتال کے لئے مختص کیا تھا اور یہ صلح حدیبیہ کا زمانہ ہے۔

مع ابيها: ایک روایت میں مع ابنہا ہے۔ کرمانی فرماتے ہیں اگر لہا کا ضمیر مراۃ کی طرف راجع ہو تو مطابقت ظاہر ہے۔ کیونکہ اسماء رضی اللہ عنہا آنے کے وقت زبیر کی بیوی تھی اور اگر ضمیر ام کی طرف راجع ہو تو یہ اس اعتبار سے ہو گی کہ لفظ ابیہا سے مراد اسماء کی ماں کا زوج مراد ہو گا اور یہ مجاز مستعمل ہے اور یہ ایسا ہے جیسا کہ اسماء کا باپ ہو۔ یہ کلام ختم ہوا۔

و لم يتعرض أحد من الشراح أن متعلق مع ما هو, أقول إن كان ضمير لها راجعا إلى المرأة فمع متعلق بقوله عاهدوا النبي صلى الله عليه وسلم إذا المرأة أسماء والدها أبوبكر الصديق[16] و كفار قريش عاهدوا النبي صلى الله عليه وسلم و أبابكر و إن كان ضمير لها راجعا إلى أم المرأة فمع متعلق بقوله قدمت وابوها عبارة عن زوج امها مجازا و يكون فيه التفات من التكلم إلى الغيبة.(و هي راغبة):اي راغبة عن الإسلام راغبة في صلتي وفي نسخة وهي راغمة أي كارهة للإسلام، و يرده قوله و هي مشركة و قوله في عهد قريش علا أنها لو كانت راغبة في الإسلام لما احتاجت إلى الاستيذان في صلتها. [17]

شارحین میں سے کسی نے اسی جانب تعرض نہیں کیا کہ مع کا تعلق کس کے ساتھ ہے میں کہتا ہوں اگر ضمیر لھا راجع ہو مراۃ کی طرف تو مع متعلق ہے عاھدو االنبی ﷺ کے ساتھ کیونکہ عورت اسماء رضی اللہ عنہا ہے اور اس کا والد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے اور کفار قریش نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے معاہدہ کیا تھا اور اگر ضمیر راجع ہو عورت کی ماں کی طرف تو مع متعلق ہے قدمت کے ساتھ اور ابو ھا ماں کی شوہر سے مجاز ہے اور اس میں تکلم سے غیبت کی طرف التفات ہے۔

وھی راغبۃ: وہ (میری ماں) اسلام سے اعراض کرنے والی ہے اور میری حسن سلوک کی خواہاں ہیں اور ایک نسخے میں راغمۃ ہے یعنی اسلام کو گوارا نہیں کرتی اور ایک روایت میں وھی راغبۃ (اسلام کی طرف مائل) ہے حالانکہ اس بات کو مشرکۃ اور فی عھد قریش رد کرتی ہے اس کے علاوہ یہ کہ اگر وہ اسلام کو مائل ہوتی تو وہ صلہ رحمی کے لئے اجازت کی محتاج نہ ہوتی۔

بلاامتیاز سلوک رحم:

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے رحم کو آداب میں شمار کر کے عموم میں رکھا ہے کیونکہ رحم اور تلطف کا تعلق نہایت وسیع ہے:

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لاَ يَرْحَمُ لاَ يُرْحَمُ ،[18]

بخاری اپنی سند کے ساتھ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

شارح بخاری عبدالخالق باجوڑی رحمہ اللہ اس کے ضمن میں لکھتے ہیں:

من لا يرحم على صيغة المضارع المعلوم أي من لا يرحم الناس لا يرحم على صيغة المجهول أي لا يرحم الله عليه و في حديث أبي داود19"الراحمون يرحمهم الراحمن, ارحموا من في الأرض يرحمكم من في السماء"[20]۔

"من لا يرحم" مضارع معلوم کا صیغہ ہے یعنی جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا "لا يرحم" مجہول کا صیغہ ہے یعنی اللہ اس پر رحم نہیں کرتا اور ابوداود کے حدیث میں ہے: رحم کرنے والوں پر رحمن رحم فرمائے گا۔ زمین والوں پر تم رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

نرمی اور شگفتگی کے ساتھ پیشی:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي المَسْجِدِ، فَقَامُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُزْرِمُوهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ .[21]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی طرف دوڑے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا اس کے پیشاب کو مت روکو۔ پھر آپ نے پانی کا ڈول منگوایا اور وہ اس پر بہا دیا گیا۔

شیخ عبدالخالق اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

فقاموا إليه ليضربوه و ليؤذوه فقال لاتزرموه أي لا تقطعوا عليه بوله قيل: الأعرابي هو ذوالخويصرة اليماني .[22]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقصد اس کو مارنا اور سزا دینا تھا تو نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ اس کے پیشاب کو نہ روکو۔ کہا گیا ہے کہ یہ بدوی ذوالخویصرہ یمانی تھا۔

حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنا:

عَنْ مَسْرُوق، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الكُوفَةِ، فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلاَ مُتَفَحِّشًا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَخْيَرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا .[23]

بخاری اپنی سند سے مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جب عبداللہ بن عمرو کے پاس گئے جب وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ آئے تو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ نہ آپ عادتا بھی فحش سے پاک تھے اور تکلفا بھی، پھر فرمایا کہ نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ خوش اخلاق ہو۔

شیخ عبدالخالق لکھتے ہیں:

و هو القبيح قولا أو فعلا أو صفة يقال فلان يقول الفحش أو يفعل الفعل الفحش أو فلان طويل فاحش الطول فكل ما خرج عن الاعتدال حتى يستقبح فهو فاحش . و لا متفحشا أي و لا يتكلف الفحش لأن باب التفعل للتكلف و قال الداودي الفاحش هو الذي يقول الفحش و المتفحش هو الذي يستعمل الفحش ليضحك الناس ـ لم يكن فاحشا و لا متفحشا أي ليس الفحش جبليا له و لا متكلفا بالفحش.[24]

یہ (فاحش) قول، فعل اور صفت کے اعتبار سے قبیح کو کہا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے فلان فحش گوئی کرتا ہے یا فعل فاحش کرتا ہے یا فلان لمبائی میں فاحش لمبا ہے پس جو چیز اعتدال سے نکلے حتی کہ برا مانا جائے اسے فاحش کہا جاتا ہے "ولا متفحشا" یعنی فحش کا تکلف نہیں کرتے تھے کیونکہ باب تفعل، تکلف کے لئے آتا ہے۔ داودی فرماتے ہیں فاحش وہ ہوتا ہے جو فحش بات کہے اور متفحش وہ ہے جو کسی کو ہنسانے کے لئے فحش کلام استعمال کرے۔ "لم يكن فاحشا ولا متفحشا" یعنی نہ آپ میں فحش فطری تھی اور نہ فحش میں تکلف کرنے والے تھے۔

دوسرے حصے کی تشریح میں لکھتے ہیں:

ان من أخيركم و فيه دليل لمن قال يجوز استعمال اسم التفضيل من الخير و الشر و في رواية من خيركم . قال أبو موسى اى عبدالله بن قيس الأشعري[25] في تفسير قوله تعالى

كفلين يعنى أجرين ففي تفسير كفلين باجرين اشارة إلى أن لغتهم في ذلك موافقة للغة العرب أجر بأنهم آمنوا بنبيهم و أجر بأنهم آمنو بنبينا صلى الله عليه وسلم ۔ خلقا بضم الخاء و اللام و هي ملكة يصدر بها الأفعال بسهولة من غير منكر[26].

ان من اخیر کم میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو خیر وشر سے اسم تفضیل کو جائز سمجھتے ہیں اور ایک روایت میں من خیر کم ہے۔قال ابو موسی یعنی عبداللہ بن قیس اشعری اللہ کے اس قول کے تفسیر میں لکھتے ہیں ۔کفلین اجرین: کفلین کا تفسیر اجرین سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان کا لغت اس میں عرب کے موافق ہے ایک اجر اس وجہ سے کہ وہ اپنے نبی پر ایمان لائے اور ایک اجر اس وجہ سے کہ ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لائے۔خلقا: خاء اور لام کے ضمہ کے ساتھ اور یہ ایک ملکہ ہے کہ اس کے ذریعے منکر کے علاوہ افعال اسانی سے صادر ہوتے ہیں۔

صداقت اختیار کرنا اور دروغ گوئی سے بچنا:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى البِرِّ، وَإِنَّ البِرَّ يَهْدِي إِلَى الجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا. وَإِنَّ الكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الفُجُورِ، وَإِنَّ الفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا .[27]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سچ نیکی کی طرف ہدایت دیتا ہے اور نیکی جنت کی طرف ہدایت دیتی ہے، اور بے شک مرد سچ بولتا رہتا ہے حتی کہ صدیق ہو جاتا ہے اور جھوٹ اللہ تعالی کی نافرمانیوں کا راستہ دکھاتا ہے اور اللہ تعالی کی نافرمانیاں دوزخ کا راستہ دکھاتی ہیں، اور مرد جھوٹ بولتا رہتا ہے حتی کہ اللہ تعالی کے نزدیک وہ کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

اس حدیث کے ذیل میں شیخ عبدالخالق لکھتے ہیں:

و إن البر يهدي إلى الجنة و المعنى إن الصدق يدل إلى عمل الخير و عمل الخير يهدي إلى الجنة، فالصدق يهدي إلى الجنة .و إن الفجور يهدي إلى النار و الفجور مقابل للبر و هو

العمل الجامع للشرور و قيل الانبعاث في المعاصي و قيل هو الميل إلى الفساد و الصديق و الكذاب صيغتا مبالغة. [28]

وان البريهدى الى الجنة معنی یہ ہے کہ سچائی نیک عمل کا راستہ ہموار کرتی ہے اور نیک عمل جنت کا راستہ دکھاتی ہے پس سچ جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔وان الفجوريهدى الى النار فجور یعنی گناہ بر (نیکی) کا مقابل ہے اور یہ ایسے عمل کا نام ہے جو سب شروں کا مجموعہ ہو اور کہا گیا ہے کہ گناہوں میں اوپر تک جانا اور کہا گیا ہے فساد کو مائل ہونا۔صدیق اور کذاب دونوں مبالغے کے صیغے ہیں۔

یتیم کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید:

عَنْ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَنَا وَكَافِلُ اليَتِيمِ فِي الجَنَّةِ هَكَذَا» وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالوُسْطَى .[29]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کا کفالت کرنے والا اس طرح ہوں گے اور سبابہ اور وسطی انگشت سے اشارہ فرمایا۔

شیخ عبدالخالق باجوڑی رحمہ اللہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

و كافل اليتيم أي القائم بمصالح اليتيم - و قال أي اشار . السبابة والوسطى بدل من أصبعيه و يقال للسبابة المسبحة أيضا لأنه يشار بها في التشهد و يسبح بها و المعنى الأخير منقول شرعي و الأول لغوي و انما سميت سبابة لأن من يسب أحدا يحركها. [30]

"وكافل اليتيم"یعنی جو یتیم کے مصالح کا خیال رکھے۔وقال: یہ اشارہ کرنے کے معنی میں ہے۔"السبابة والوسطى" یہ اصبعین سے بدل ہے اور سبابہ کو مسبحہ کہنے کی وجہ یہ ہے کیونکہ اس کے ذریعے تشہد میں اشارہ کیا جاتا ہے اور تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ معنی اخیر منقول شرعی ہے اور اول معنی لغوی ہے اور اس کو سبابہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ جو کسی کو گالیاں دیتا ہے تو اس کو حرکت دیتا ہے۔

بیواؤں اور مسکینوں کا خیال رکھنا:

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ: كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ .[31]

صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ بیواؤوں اور مسکینوں کا خیال رکھنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے یا اس شخص کی طرح جو دن کو روزہ رکھتا ہو اور رات کو قیام کرتا ہو۔

شیخ عبدالخالق باجوڑی رحمہ اللہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

كالذي يصوم النهار و يقوم الليل و في رواية با والفاصلة للتنويع و قال العيني[32] للشك, و المطابقة ظاهرة و قوله يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم و صفوان [33]تابعي لم يبين شيخه لا يقدح في صحة الحديث لأن الصحابة كلهم عدول. [34]

"كالذى يصوم النهار ويقوم الليل"ایک روایت میں او ہے جو فاصلہ تنویع (دو انواع کو جدا کرنے) کے لئے ہے اور عینی فرماتے ہیں کہ یہ شک کے لئے ہے اور مطابقت ظاہر ہے اور یہ قول کہ اس کا رفع حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ تک ہے حالانکہ صفوان تابعی ہے اپنے شیخ کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن صحت پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم سب عادل ہیں۔

باہمی اتفاق واتحاد کا ترغیب:

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَرَى المُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، كَمَثَلِ الجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالحُمَّى[35]

امام بخاری کہتے ہیں مجھے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں زکریاء نے عامر سے روایت کی، ان سے عامر نے کہا: میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم مؤمنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت ومحبت کا معاملہ

کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے، جب اس جسم کا کوئی جز بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے اور اس کی ساری رات بیداری اور بخار میں گزرتی ہے۔

شیخ عبد الخالق شرح میں لکھتے ہیں:

و توادهم بتشديد الدال أي محبتهم . و تعاطفهم كذلك و في العيني قيل هذه الألفاظ الثلاثة متقاربة في المعنى لكن بينهما فرق لطيف أما التراحم فالمراد به أن يرحم بعضهم بعضا بأخوة الإسلام لا بسبب شيء أخر و اما التواد فالمراد به التواصل الجالب للمحبة كالتزاور و التهادي و أما التعاطف فالمراد به اعانة بعضهم بعضا كما يعطف طرف الثوب عليه ليقويه .بالسهرو ترجمته شبگری(فی اللغۃ البشتویہ) و فقد النوم و فيه تعظيم حقوق المسلمين و الحض على معاونتهم و ملاطفة بعضهم بعضا۔[36]

"و توادهم" دال کے شد سے، یعنی ایک دوسرے کے ساتھ محبت میں "و تعاطفهم" یہ بھی اسی طرح ہے اور عینی میں ہے کہ یہ الفاظ متقارب المعنی ہیں لیکن اس میں لطیف فرق ہے تراحم سے مراد یہ ہے کہ اسلامی بھائی چارے کی بنیاد پر بعض اوروں پر رحم کرے اور دوسرا چیز ملحوظ نہ ہو۔ تواد سے مراد وہ وصل ہے جو محبت کی طرف کھینچے جیسے تزاور (ایک دوسرے سے ملاقات) اور تھادی (ایک دوسرے کو تحفے دینا) ہے۔ "تعاطف" سے مراد بعض کا دوسروں کی اعانت کرنا جیسا کہ کپڑے کو ایک دوسرے پر رکھ دیا جاتا ہے تاکہ اس کو مضبوط بنائے۔ "بالسهر" اس کا ترجمہ پشتو زبان میں شبگری (شب بیداری) ہے اور اس میں مسلمانوں کے حقوق کی تعظیم اور ان کو ایک دوسری کی مدد اور باہمی ہمدردی کی ترغیب ہے۔

ایک دوسرے کو فسق و کفر کے نسبت کی ممانعت:

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لاَ يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالفُسُوقِ، وَلاَ يَرْمِيهِ بِالكُفْرِ، إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ .[37]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی ایک آدمی دوسرے کو فسق یا کفر سے نہیں مارتا مگر وہ اسی پر لوٹتا ہے اگر اس کا بھائی ایسا نہ ہو۔

شیخ عبد الخالق باجوڑی رحمہ اللہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

(الا ارتدت عليه): الا رجعت تلك الكلمة عليه . (ان لم يكن صاحبها كذلك): أي فاسقا أو كافرا و في العيني قال النووي[38] اختلف في تأويل هذا الرجوع فقيل رجع عليه الكفر ان كان مستحلا و هذا بعيد من سياق الخبر, وقيل: محمول على الخوارج لأنهم يكفرون المؤمنين هكذا نقله عياض[39] عن مالك [40]و هو ضعيف لان الصحيح عند الأكثرين ان الخوراج لا يكفرون ببدعتهم, و الأصح والأرجح في ذلك ان من قال ذلك لمن يعرف منه الإسلام و لم يقم له شبهة في زعم انه كافر فانه يكفر بذلك فعلى هذا معنى الحديث فقد رجع عليه تكفيره فالراجع هوالتكفير لا الكفر فكانه كفر نفسه لكونه كفر من هو مثله و من لا يكفره الا كافر يعتقد بطلان دين الإسلام و يؤيده ان في بعض طرقه وجب الكفر على أحدهما. [41]

"الاارتدت عليه" مگر وہ کلمہ اس پر واپس لوٹ آتی ہے۔"ان لم يكن صاحبها كذالک" یعنی اس کا صاحب اگر فاسق اور کافر نہ ہو۔ عینی میں ہے کہ نووی لکھتے ہیں کہ رجوع کے تاویل میں اختلاف ہے کہ کفر اس کی طرف لوٹتا ہے اگر وہ حلال جانتا ہو اور یہ خبر کے سیاق سے بعید ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ خوارج پر محمول ہے کیونکہ وہ مومنوں کو کفر کی نسبت کرتے ہیں اسی طرح قاضی عیاض نے مالک سے ذکر کیا ہے، حالانکہ یہ ضعیف ہے کیونکہ اکثر کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ خوارج کو ان کی بدعت کی وجہ سے کفر منسوب نہیں کیا جاتا لیکن اصح اور ارجح اس میں یہ ہے کہ جس نے کسی کے متعلق یہ کہا جس کا اسلام ظاہر ہو اور اس میں شبہ گمان بھی نہ ہو کہ یہ کافر ہے، وہ نسبت کرنے والا اسی وجہ سے کافر ہو گا تو حدیث کا معنی یہ ہے کہ اس پر تکفیر واپس لوٹی پس راجع تکفیر ہے کفر نہیں ہے گویا کہ اس نے اپنے آپ کو کفر کی نسبت کی کیونکہ اس نے اس کو کفر کی نسبت کی جو کہ اس کے مثل ہے اور وہ جس کو کافر ہی کافر کہہ سکتا ہے کیونکہ وہ دین اسلام کے باطل ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے اور اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ اس حدیث کے بعض طرق میں ہے کہ ان میں سے ایک پر کفر واجب ہوتی ہے۔

حاصل بحث:

ادب یعنی اچھے عادات ایک لازمی چیز ہے جس کا خیال رکھے بغیر ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں بھی ادب اور مکارم اخلاق کے ثمرات ہوتے ہیں جبکہ اخروی لحاظ سے بھی ایک معمولی عمل انسان کے فلاح کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ ادب کے بعض پہلو نہایت آسان اور سہل ہیں ان میں کوئی مالی خرچ اور مشقت بھی نہیں ہوتی لیکن اس کو صدقے کے برابر محسوب کیا گیا ہے مثلا مسلمان، بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا وغیرہ۔

معاملہ رحم کو عام کرنے کے لئے انسان کا قید نہیں لگایا گیا ہے بلکہ کسی بھی ذی روح پر رحم کرنے سے اللہ کے رحم کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ ایک آدمی کو صرف کتے پر رحم یعنی پانی پلانے کی وجہ سے کی وجہ سے بخشا گیا[42] اور جو مخلوق خدا پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ صداقت، حسن خلق، صلہ رحمی اور شفقت و نرمی وغیرہ بہترین اوصاف ہیں اور نجات کے اسباب ہیں جبکہ جھوٹ، بداخلاقی اور ناانصافی وغیرہ ناپسندیدہ اوصاف ہیں جو تباہی اور ہلاکت کے اسباب ہیں۔ جس نے جو اسباب اختیار کئے اس کے مطابق اس کا نتیجہ ہوگا۔ حسن معاشرت کے لئے جو اصول ذکر کئے گئے ہیں چاہے ان کا تعلق والدین، اقرباء اور پڑوسیوں سے ہو یا یتامی مساکین اور بچوں سے ہو، ایک فلاحی معاشرے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اگر ان اصول کی پاسداری نہ کی گئی تو ذلت دنیاوی اور عذاب اخروی سے بچنا آسان نہیں۔ ادب کے مختلف انواع کو اکھٹا ذکر کرنے سے انسان کو زندگی استوار کرنے اور باسلیقہ زندگی گزارنے کا ترغیب دیا گیا ہے کہ انسان میں بحیثیت مسلمان اگر کمزوریاں ہیں تو اس کا ازالہ کرنا لازمی ہے کیونکہ معمولی عمل انسان کے لئے ذریعہ نجات بھی بن سکتا ہے اور ذریعہ عذاب بھی بن سکتا ہے۔

نتائج البحث:

- نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے بتائے گئے آداب تقرب الٰہی اور فلاح کے اسباب ہیں۔
- حسن معاشرت اور مکارم اخلاق پر اسلام نے بہت زور دیا ہے کیونکہ یہ اسلام کا اصل رنگ اور حسن ہے۔
- لفظ ادب جو حسن عادات سے تعبیر ہے، عبادات اور معاملات سب کو شامل ہے تاہم اجتماعی زندگی سے تعلق رکھنے والے امور اس کا ہدف ہے۔

- کتاب الادب میں احادیث بخاری کی تشریح کرکے حسن اخلاق اور حسن اطوار کے متعلقہ امور کو ذکر کرنا ایک اہم ضرورت ہے ان شروح میں سے ایک شرح "غنیۃالقاری شرح صحیح البخاری" بھی ہے، اگر موصوف کی یہ بیش قیمت مخطوطہ پبلش کرلیا جائے تو لوگوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔
- صوبہ خیبر پختونخوا کے ایک جید عالم دین کی کاوش کو اگر محفوظ کیا جائے تو علاقے کے لئے قابل فخر ہوگی۔
- یہ مخطوط زمانہ مستقبل میں دستیابی کی وجہ سے علوم اسلامیہ کے طلبہ کے لئے ایک عظیم سرمایہ ہوگی۔

Refrences

1.Al-Zubaidi, Muhammad ibn Muhammad ibn Abdul Razzaq Al-Husseini, born 1205 AH, Taj al-Aroos min Jawahir al-Qamoos, Dar al-Hidayah, 1431 AH, Vol. 2, p. 12.
2.Abu al-Abbas Ahmad ibn Muhammad ibn Ali Al-Hamawi, born 770 AH, Al-Misbah al-Muneer fi Ghareeb al-Shareh al-Kabeer, Al-Maktabah Al-Ilmiyyah, Beirut, 1431 AH, Vol. 1, p. 9.
3.Wahid al-Zaman Qasmi Kiranwi, born 1415 AH, Al-Qamoos al-Wahid, Idara Islamiyat Lahore, Karachi, Printed 1442 AH, p. 115.
4.Al-Zubaidi, Muhammad ibn Muhammad ibn Abdul Razzaq Al-Husseini, born 1205 AH, Taj al-Aroos min Jawahir al-Qamoos, Dar al-Hidayah, 1431 AH, Vol
5.Abu al-Abbas Ahmad ibn Muhammad ibn Ali Al-Hamawi, born 770 AH, Al-Misbah al-Muneer fi Ghareeb al-Shareh al-Kabeer, Al-Maktabah Al-Ilmiyyah, Beirut, 1431 AH, Vol. 1, p. 9.
6 .Al-Asqalani, Ahmad ibn Ali ibn Hajar al-Shafi'i, born 854 AH, Fath al-Bari, Dar al-Ma'arif Beirut, 1379 AH, Vol. 10, p. 400.
7.Sheikh Abdul Khaliq, born 1404 AH, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab (manuscript).
8.Al-Ankaboot: 08.
9 .Hamnah, Sufyan ibn Umayyah ibn Abd Shams ibn Abd Manaf, daughter of Sa'd ibn Abi Waqqas. (Al-Khatib al-Baghdadi, Abu Bakr Ahmad ibn Ali ibn Thabit ibn Ahmad ibn Mahdi, born 463 AH, Tarikh Baghdad, Dar al-Gharb al-Arabi, Beirut, 1422, Vol. 1, p. 476).

10. Ibn Abi Shaybah Abu Bakr Abdullah ibn Muhammad ibn Ibrahim, born 235 AH, Musannaf Ibn Abi Shaybah, Maktabat al-Rushd, Riyadh, 1409 AH, Vol. 6, p. 545. (Sheikh Abdul Khaliq, born 1404 AH, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, al-Adab (manuscript), Aini, Badr al-Din Muhammad Mahmoud ibn Ahmad ibn Hussein al-Hanafi, born 855, Dar Ihya al-Turath al-Arabi, Beirut, unknown year, Vol. 22, p. 81).
11. Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab, Bab Salat al-Mara'a amuhawalhazawj, Hadith number: 5979, Vol. 8, p. 4.
12 .Shams al-Din Muhammad ibn Yusuf ibn Ali ibn Saeed Kermani Baghdadi, born on Thursday, 26 Jumada al-Akhirah 717 AH in Baghdad. (Al-Maknasi, Abu al-Abbas Ahmad ibn Muhammad, born 1025 AH, Zail Wafayat al-Ayan al-Musamma Dirat al-Hajj al-Fi Asma al-Rijal, Dar al-Turath Qahira, unknown year, Vol. 2, p. 251).
13 .Asma bint Abu Bakr Radi Allah Anha, daughter of Abu Bakr Siddique Radi Allah Anhu, wife of Zubair ibn al-Awwam, and mother of Abdullah ibn Zubair. She is the paternal aunt of Aisha Radi Allah Anha and older sister of Umar. Accepted Islam in the 73rd year and passed away in 73 AH. (Ibn Saad, Abu Abdullah Muhammad ibn Saad ibn Munie al-Baghdadi, born 230 AH, Al-Tabaqat al-Kubra, Dar Sadir Beirut, 1968, Vol. 6, p. 9).
14 .Abu Abdullah Zubair ibn al-Awwam ibn Khunaid ibn Asad ibn Abdul Aziz ibn Qais ibn Kalab al-Qurashi al-Asadi, the first Muslim, companion of the Prophet, the first Caliph, and one of the ten promised Paradise. Embraced Islam at the age of eight or fifteen. Martyred at the age of 66 or 67. (Al-Isaba, Jazri, Vol. 2, p. 97).
15 .Sheikh Abdul Khaliq, born 1404 AH, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab (manuscript)

16 .Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab, Bab Rahmat al-Nas wa al-Bahaim, Hadith number: 6013, Vol. 8, p. 10.
17.Sheikh Abdul Khaliq, born 1404 AH, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab (manuscript).
18.Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab, Bab Rahmat al-Nas wa al-Bahaim, Hadith number: 6013, Vol. 8, p. 10

19. Abu Dawood Sulaiman ibn Ashath al-Sijistani, born 285 AH, Hadith number: 4941, Al-Maktaba al-Asriya, Beirut 1431 AH, Vol. 4, p. 285.
20.Sheikh Abdul Khaliq, born 1404 AH, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab (manuscript)
21.Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab, Bab Rahmat al-Nas wa al-Bahaim, Hadith number: 6013, Vol. 8, p. 12.
22.Sheikh Abdul Khaliq, born 1404 AH, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab (manuscript).
23.Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab, Bab Rahmat al-Nas wa al-Bahaim, Hadith number: 6013, Vol. 8, p. 10.
24.Sheikh Abdul Khaliq, born 1404 AH, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab (manuscript)
25 .Abdullah ibn Qais ibn Salim ibn Hizam Ashari Jalil al-Qadr, companion of Abu Musa. Known as the Judge of Yemen. Accepted Islam in Makkah and attended the Battle of Khaibar with the group returning from Abyssinia. Worked as an official in Basra during the caliphate of Umar and Uthman. Later moved to Makkah and passed away in Kufa after 40 AH. (Abu Amru Yusuf ibn Abdullah ibn Muhammad ibn Abdul Barr ibn Asim Namri Qurtubi, born 463 AH, Al-Isti'ab fi Ma'rifat al-Ashab, Dar al-Jil Beirut, 1992, Vol. 4, p. 1762).
26 .Sheikh Abdul Khaliq, born 1404 AH, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab (manuscript)
27 .Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab, Bab Rahmat al-Nas wa al-Bahaim, Hadith number: 6013, Vol. 8, p. 25
28Sheikh Abdul Khaliq, born 1404 AH, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab (manuscript)
29.Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab, Bab Rahmat al-Nas wa al-Bahaim, Hadith number: 6013, Vol. 8, p. 9
30.Sheikh Abdul Khaliq, born 1404 AH, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab (manuscript)
31.Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab, Bab Rahmat al-Nas wa al-Bahaim, Hadith number: 6013, Vol. 8, p. 25
32 .Aini, Badr al-Din Abu Muhammad Mahmoud ibn Ahmad ibn Musa, born in 763 AH in Aleppo. A great historian and one of the great hadith scholars. Resided in Aleppo, Damascus, Egypt, and Beit al-Maqdis. Served under the

rulers of his time. Wrote various books, with the most famous being the commentary on Bukhari (Al-Kawakib al-Durari). Passed away in Cairo in 855 AH. (Khalaf, Umar Rida, Mu'jam al-Mu'allifin, Maktabat Dar Ihya al-Turath al-Arabi, Beirut, unknown year, Vol. 12, p. 150).

33 .Abu Abdallah Safwan ibn Salim Mawla Hamid ibn Abdul Rahman ibn Awwf al-Zuhri Thaqafi, an Imam of Hadith and worshipper. Died in Madinah Munawwarah in 132 AH. (Ibn Saad, Abu Abdullah Muhammad ibn Saad ibn Munie al-Baghdadi, born 230 AH, Al-Tabaqat al-Kubra, Dar Sadir Beirut, 1968, Vol. 5, p. 417).

34.Sheikh Abdul Khaliq, born 1404 AH, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab (manuscript

35 .Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab, Bab Rahmat al-Nas wa al-Bahaim, Hadith number: 6013, Vol. 10

36.Sheikh Abdul Khaliq, born 1404 AH, Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab (manuscript)

37.Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab, Bab Rahmat al-Nas wa al-Bahaim, Hadith number: 6013, Vol. 8, p. 25

38 .Al-Nawawi, Abu Zakariya Muhi al-Din Yahya ibn Sharaf ibn Mari ibn Hassan al-Shafi'i, born 631 AH in Nawamis, Sham. Proficient in Arabic language, genealogy, and the history of the Arabs. Notable works include Tahdhib al-Lughat, Al-Taqrib wa al-Taysir, Riyadh al-Salihin, and the commentary on Muslim. Passed away in Kufa in 676 AH. (Al-Zarkali, Al-A'lam, Vol. 8, p. 149

39.Qadi Iyad ibn Musa ibn Iyad ibn Amrun al-Yahsubi al-Sabti, born 474 AH in Sebta. Renowned scholar of the Maghreb and one of the leading scholars of his time. Proficient in the Arabic language, genealogy, and the history of the Arabs. Served as a judge in Sebta and later in Granada. Authored numerous works, including Al-Shifa, Al-Ghaniya, and Al-Ma'. Passed away in Granada in 544 AH. (Al-Zarkali, Khayr al-Din ibn Mahmud ibn Muhammad ibn Ali ibn Fares al-Dimashqi, 1396 AH, Al-A'lam, Dar al-Ilm Lil Malayin, 2002, Vol. 5, p. 99).

[40]. Hujjat al-Islam Imam Dar al-Hijrah Abu Abdullah Malik bin Anas was born in the year 93 AH. In his youth, he narrated traditions from Salim, Nafi', Saeed al-Maqburi, and Zahri. Due to his credibility as a scholar in Madinah, a large number of students benefited from him. He passed away in the year 179 AH.

(Shams al-Din Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad bin Uthman, died 748 AH, Siyar A'lam al-Nubala, Dar al-Ma'arifah, Beirut, Lebanon, 1963, Vol. 7, p. 150)

[41].Sheikh Abdul Khaliq, born 1404 AH, *Ghaniyat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari*, Kitab al-Adab (manuscript)

[42] .Sahih al-Bukhari, Kitab al-Adab, Bab Rahmat al-Nas wa al-Bahaim, Hadith number: 6013, Vol. 8, p. 25